احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 11 اپریل 2001ء

روزنامہ

CPL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

بدھ 11 اپریل 2001ء - 16 محرم 1422 ہجری - 11 - شہادت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 78

نئے وجود

صحابی رسول حضرت عمرو بن عاصؓ نے حاکم اسکندریہ کے دربار میں اپنا تعارف اس طرح کروایا-

ہم مکہ کے رہنے والے نہایت گندی زندگی گزار رہے تھے مردار کھاتے تھے اور ایک دوسرے کو لوٹتے تھے- ہم سے زیادہ بدترین انسان روئے زمین پر کوئی نہ تھا یہاں تک کہ خدا نے ہم میں اپنا رسول بھیجا اور اس نے ہمیں اس گندی زندگی سے نجات دلائی-

(مجمع الزوائد جلد 6 ص 218)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو

مجھے بہت سوز وگداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو- جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے- لعلک باخع نفسک (-) (الشعراء:4) میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لئے جاویں- اس سے کچھ فائدہ نہیں- تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے- ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ (—) وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثہ کرتے پھرو- یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے- اس پر بس نہیں ہے- یہ تو ایک غلطی تھی، جس کی ہم نے اصلاح کر دی، لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دور ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ- اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں میں پھر کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً جب تک ایک مدت تک ہماری صحبت میں رہ کر یہ نہ سمجھے کہ میں اور ہو گیا ہوں، اسے فائدہ نہیں پہنچتا-

فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جاوے، تو کچھ بات ہے، ورنہ کچھ بھی نہیں- میرا مطلب یہ نہیں کہ دنیا کے اشغال چھوڑ دو- خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے، کیونکہ اس راہ سے بھی ابتلا آتا ہے اور اسی ابتلا کی وجہ سے انسان چور، قمار باز، ٹھگ، ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بری عادتیں اختیار کر لیتا ہے، مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے- دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو- پس ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو- اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے- الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے-

(ملفوظات جلد اول ص 351)

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں، غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 87 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں- ابھی اس کالونی میں ابھی آٹھ کوارٹرز زیر تعمیر ہیں- اسی طرح تقریباً پانچ صد مستحق احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے-

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں- مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے- جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

نیورو سرجن کی آمد

✡ مکرم ڈاکٹر رفیق احمد صاحب بشارت نیورو سرجن مورخہ 15-4-2001 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے- ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے وقت حاصل کر لیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مدرسۃ الحفظ ربوہ میں جلسہ تقسیم اسناد کی بابرکت تقریب

محترم سید عبدالحئی شاہ صاحب ناظر اشاعت نے حفاظ کو اسناد عطا کیں

ربوہ۔ 2/اپریل 2001ء۔ آج یہاں مدرسہ الحفظ کا جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوا مہمان خصوصی محترم سید عبدالحئی شاہ صاحب ناظر اشاعت تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیز مکرم وقاص محمود صاحب نے کی۔ بعدازاں دو طلباء عزیز مکرم مدثر وسیم اور زبیر احمد نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام سبحان من یرانی ترنم سے سنایا۔ اس کے بعد مکرم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب نگران مدرسہ الحفظ نے سالانہ رپورٹ اور مدرسہ الحفظ کا تعارف پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ صرف قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ اس کو حفظ کرنے والے لاکھوں کی تعداد میں ہیں جبکہ دیگر مذہبی کتب کو حفظ کرنے والا کوئی نہیں۔ مدرسہ الحفظ کی تاریخ بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 1920ء سے قبل حافظ کلاس کا آغاز ہو چکا تھا۔ سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی اسی کلاس سے قرآن کریم حفظ کیا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ کلاس احمد نگر، بیت المبارک ربوہ اور جون 1969ء سے محترم قاری محمد عاشق صاحب کی زیر نگرانی حافظ کلاس جامعہ احمدیہ کے کوارٹرز اور کچھ دیر بیت حسن اقبال میں جاری رہی اور پھر 1976ء میں مدرسہ الحفظ کی صورت اختیار کرتے ہوئے طبیہ کالج کی عمارت دارالنصر غربی میں جاری رہی۔ یکم مارچ 1999ء تک مدرسہ الحفظ جامعہ احمدیہ کے ذیلی ادارے کی صورت میں جاری رہا۔ جون 2000ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی منظوری کے ساتھ مدرسہ الحفظ کا انتظام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کر دیا گیا۔ چنانچہ سابق طاہر ہوسٹل عقب نصرت جہاں اکیڈیمی میں مدرسہ الحفظ ایک مستقل عمارت کی صورت میں قائم ہوا۔ جون تا اکتوبر 2000ء میں نئی عمارت کی توسیع اور تزئین کی گئی۔ پوری عمارت کو پینٹ کیا گیا۔ کلاس رومز میں نیا دیدہ زیب فرنیچر مہیا کیا گیا۔ کامن روم میں وال ٹو وال کارپٹ بچھایا گیا۔ دو فرشی صحن بنائے گئے۔ خوبصورت باغبانی کے ذریعے گملے پودے درخت اور گھاس کا لان بنایا گیا اس سلسلے میں نظامت جائیداد اور تزئین کمیٹی ربوہ نے بھرپور تعاون کیا۔ اس وقت تدریسی سٹاف میں محترم قاری محمد عاشق صاحب کے علاوہ حافظ احمد انور صاحب، حافظ ملک منور احسان صاحب، حافظ عبدالحلیم صاحب، حافظ عبدالکریم صاحب، اور حافظ مسرور احمد صاحب، جو کہ مربیان سلسلہ بھی ہیں بطور استاد خدمات بجالا رہے ہیں۔

تدریس کے علاوہ طلباء کے لباس، جسمانی صفائی دانت، ناخن بالوں کی کٹائی اور تربیتی امور اور نماز باجماعت حضور ایدہ اللہ کو دعائیہ خطوط لکھنا وغیرہ کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔ تدریس کے دوران دو وقفے ہوتے ہیں جن میں طلباء کی تواضع دودھ سے کی جاتی ہے۔ سردیوں میں انڈا بھی دیا جاتا رہا۔ اس وقت مدرسہ میں 66 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ماہ اپریل میں نئے داخلے ہو رہے ہیں اب خیال ہے کہ طلباء کی تعداد 100 کر دی جائے اور آئندہ سال یہ تعداد 150 کر دی جائے۔

تدریس کے علاوہ کھیلوں کا بھی انتظام ہے روزانہ عصر سے مغرب تک تمام طلباء کھیلیں کھیلتے ہیں۔ طلباء کے لئے لائبریری بھی موجود ہے۔ مدرسہ الحفظ کے ریکارڈ کے مطابق 1957ء سے 2001ء تک 783 طلباء مدرسہ میں داخل ہوئے۔ مدرسہ الحفظ کے مستقل ادارہ بننے کے بعد نئے دور میں اکتوبر 2000ء تا مارچ 2001ء میں 17 طلباء نے حفظ قرآن مکمل کیا۔ الحمدللہ

تقسیم اسناد

رپورٹ کے بعد صدر محفل محترم سید عبدالحئی شاہ صاحب نے تین حفاظ کو مکمل اسناد دیں۔ یہ طلباء حفظ مکمل کرنے کے بعد دو دفعہ دہرائی بھی کر چکے ہیں۔ جب کہ 12 دیگر حفاظ کو عبوری اسناد دی گئیں۔ یہ طلباء حفظ مکمل کر چکے ہیں اور آجکل دہرائی کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ یہ طلباء دو ماہ تک قواعد کے مطابق مکمل حفظ کر لیں گے ان طلباء کے نام یہ ہیں۔

1۔ عزیزم حافظ عدنان احمد سعد (لاہور)
2۔ عزیزم حافظ عبدالقادر خرم (گوجرانوالہ)
3۔ عزیزم حافظ مجیب الرحمٰن (ربوہ)
4۔ عزیزم حافظ ذوالفقار احمد (ربوہ)
5۔ عزیزم حافظ منظور احمد (ربوہ)
6۔ عزیزم حافظ محمد شعیب احمد (ربوہ)
7۔ عزیزم حافظ سلطان احمد ناصر (منڈی بہاؤالدین)
8۔ عزیزم حافظ محمد رمیز قمر (ربوہ)
9۔ عزیزم حافظ سید مدثر احمد (کراچی)
10۔ عزیزم حافظ طاہر اسلام (ربوہ)
11۔ عزیزم حافظ عطاء الرحمان اشرف (ربوہ)
12۔ عزیزم حافظ سلمان احمد (بہاولنگر)
13۔ عزیزم حافظ عامر لطیف (سیالکوٹ)
14۔ عزیزم حافظ حماد احمد ظفر (ربوہ)
15۔ عزیزم حافظ مزمل احمد شاہد (ربوہ)

تقسیم اسناد کے بعد مدرسہ کے استاد محترم حافظ مسرور احمد صاحب نے محترم قاری محمد عاشق صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔

صدر محفل کا خطاب

آخر میں اس بابرکت تقریب کے صدر محفل اور مہمان خصوصی محترم سید عبدالحئی شاہ صاحب ناظر اشاعت نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ تمام طلباء، اساتذہ اور والدین مبارکباد کے مستحق ہیں جو حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد پر جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے، کے تحت حفظ قرآن کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ والدین نے یہ سوچ کر اپنی اولاد کو اس ادارے میں بھیجا کہ وہ بھی اس سعادت سے حصہ لیں اور ان کو پوری طرح احساس ہے کہ قرآن کریم کا حفظ کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کے ارشاد انا لہ لحافظون کی تعمیل ہے۔ کارخانہ حیات میں اللہ تعالیٰ نے حفاظت قرآن کے مختلف ذرائع اختیار کئے ہیں۔ اور ان لوگوں کو یہ سعادت نصیب ہو رہی ہے کہ وہ قرآن کریم کو اپنے سینوں میں محفوظ کر رہے ہیں۔ محترم شاہ صاحب نے کہا کہ لمبے عرصے سے حفظ قرآن کے ادارے کو وہ پذیرائی اور خوشگوار ماحول نہ ملا تھا جو آج آپ کو میسر ہے اس لحاظ سے آپ کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ اس مقدس کام کو جاری رکھیں اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

تقریب کے آخر میں محترم صدر محفل نے دعا کرائی جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 18/ اپریل 2001ء

12-20 a.m. نارویجین پروگرام۔
12-50 a.m. بنگالی ملاقات۔
1-50 a.m. ہماری کائنات۔
2-15 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 174
3-25 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-30 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-05 a.m. لقاء مع العرب نمبر 233
6-10 a.m. بنگالی ملاقات۔
7-10 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 135
8-15 a.m. فرانسیسی پروگرام
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 174
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-05 a.m. چلڈرنز کارنر
12-05 p.m. سواحیلی پروگرام۔
12-40 p.m. لقاء مع العرب نمبر 233
2-00 p.m. اردو کلاس نمبر 135
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-30 p.m. اردو اسباق
5-00 p.m. اطفال سے ملاقات
6-00 p.m. بنگالی سروس۔
7-00 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 175
8-05 p.m. اردو اسباق
8-40 p.m. چلڈرنز کارنر۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔
10-15 p.m. اردو کلاس نمبر 136
11-30 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 234

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 19/ اپریل 2001ء

12-25 a.m. ایم ٹی اے فرانس۔
1-05 a.m. اطفال سے ملاقات۔
2-00 a.m. کہکشاں
2-25 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 175
3-30 a.m. اردو اسباق
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m. لقاء مع العرب نمبر 234
6-00 a.m. اطفال سے ملاقات
7-00 a.m. اردو کلاس نمبر 136
8-00 a.m. کہکشاں
8-30 a.m. اردو اسباق
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 175
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-00 a.m. سندھی پروگرام۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

قسط اول

ساجد محمود بٹر صاحب

تیسری عالمی ایٹمی جنگ - ناقابل تصور تباہی

قرآن کریم کی تصریحات کی روشنی میں

بیسویں صدی تاریخ عالم میں ہمیشہ انقلابی صدی کے نام سے موسوم کی جائے گی۔ سیاسی میدان ہو یا معاشی. علم تاریخ ہو یا سائنس اور ٹیکنالوجی میں مہارت غرض یہ کہ زندگی کے ہر شعبے میں اس صدی میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہوئی ہے۔ ایک طرف انسان نے نت نئی ایجادات کے نتیجے میں بنی نوع انسان کو سہولیات کے لحاظ سے بام عروج تک پہنچایا تو دوسری طرف انسانیت کے قاتلوں نے اقتدار کی ہوس میں اپنی ایجادات کے غلط استعمال کے نتیجے میں لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔

ایٹم بم انہی ایجادات میں سے ایک ایسی انوکھی ایجاد ہے جس کے غلط استعمال کے نتیجے میں ایسی ہولناک اور بھیانک تباہی و بربادی ہوئی کہ گزشتہ تمام تاریخ ایسی نظیر لانے سے قاصر ہے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی اس تباہی کی زندہ مثال ہیں۔ جب 1945ء میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرائے گئے تو طول و عرض میں پھیلی ہوئی دنیا اس کی ہولناک تباہی کا ذکر سن کر کانپ گئی اور جسموں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اس ہتھیار کا پہلی دفعہ استعمال ہوا تھا جس کے نتیجے میں جنگ عظیم دوم (1939ء تا 1945ء) ختم ہوئی۔ جنگ بند ہونے کے بعد دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں ایٹمی دوڑ شروع ہو گئی۔ کیونکہ ہر کسی کو معلوم تھا کہ جس کے پاس ایٹم بم ہو گا جنگ میں پلڑا اسی کا بھاری ہو گا۔ چنانچہ 1945ء سے لے کر آج تک بیسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں ایٹمی تجربات ہو چکے ہیں اور ترقی یافتہ ممالک کے پاس جوہری ہتھیاروں کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ یہ ساری تیاریاں جنگ عظیم سوم کے لئے ہو رہی ہیں۔ اس لئے اب ہونے والی عالمی جنگ پہلے ہونے والی عالمی جنگوں کی طرح نہیں ہو گی بلکہ یہ ایٹمی جنگ ہو گی جس میں اتنا نقصان ہو گا کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

ایٹمی جنگ کا قرآنی نقشہ

قرآن کریم نے اس ایٹمی جنگ کا نقشہ کھینچا ہے اور اس کی ہولناک اور لرزہ خیز تباہی کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اس ایٹمی جنگ کے متعلق پہلے میں قرآنی پیشگوئیاں تحریر کرتا ہوں۔

پیشگوئی نمبر1

خدا تعالیٰ نے سورۃ القارعہ میں اس جنگ کا مکمل نقشہ کھینچا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ القارعہ میں فرماتا ہے:۔

"(دنیا پر) ایک شدید مصیبت (آنے والی ہے) اور تجھے کیا معلوم کہ وہ مصیبت کیسی ہے اور (پھر ہم کہتے ہیں کہ اے مخاطب!) تجھے کیا معلوم ہے کہ یہ (عظیم الشان) مصیبت کیا چیز ہے۔ (یہ مصیبت جب آئے گی) اس وقت لوگ پراگندہ پروانوں کی طرح (حیران پھر رہے) ہوں گے۔ اور پہاڑ اس پشم کی مانند ہو جائیں گے جو دھنکی ہوئی ہوتی ہے۔ اس وقت جس کے (اعمال کے) پلڑے بھاری ہونگے وہ تو (بہترین اور) پسندیدہ حالت میں ہو گا۔ اور جس کے (اعمال کے) پلڑے ہلکے ہونگے اس کا ٹھکانہ ہاویہ (یعنی جہنم) ہو گا۔ اور (اے مخاطب!) تجھے کیا معلوم ہے کہ یہ (ہاویہ) کیا ہے یہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

اس سورۃ میں جس عذاب کا ذکر کیا گیا ہے اس کی نشانیاں ایٹم بم سے پیدا شدہ تباہی و بربادی کے مطابق ہیں۔ چنانچہ جب ہیروشیما اور ناگاساکی پر بم گرایا گیا ہے تو بعینہ یہی نظارہ دیکھنے میں آیا جس کا نقشہ قرآن کریم نے یہاں کھینچا ہے۔ حضرت مصلح موعود اس سورۃ کی ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"میں پہلے خیال کیا کرتا تھا کہ ان آیات میں توپخانوں اور موجودہ زمانہ کی ان ہلاکت آفرین ایجادوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن سے عام طور پر لڑائیوں میں کام لیا جاتا ہے۔ مگر اب میں سمجھتا ہوں کہ "القارعہ" سے ایٹم بم مراد ہے اور اس عذاب کی ساری کیفیت ایسی ہے جو ایٹم بم سے پیدا شدہ تباہی پر پوری طرح چسپاں ہوتی ہے۔ یہ بم ایسا خطرناک اور تباہ کن ہے کہ اس سے بچنے کی سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں کہ لوگ منتشر اور پراگندہ ہو جائیں۔ یہ بم جس جگہ گرتا ہے سات سات میل کا تمام علاقہ خس و خاشاک کی مانند جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ بلکہ ایٹم بم کے متعلق اب جو مزید تحقیق ہوئی ہے وہ بتاتی ہے کہ سات میل کا بھی سوال نہیں۔ چالیس چالیس میل تک یہ ہر چیز کو اڑا کر رکھ دیتا ہے۔ ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا گیا تو بعد میں جاپانی ریڈیو نے بیان کیا کہ اس بم سے ایسی خطرناک تباہی واقعہ ہوئی ہے کہ انسانوں کے گوشت کے لوتھڑے میلوں میل تک پھیلے ہوئے پائے گئے ہیں۔ یہ بالکل وہی حالت ہے جس کا قرآن کریم نے ان آیات میں ذکر فرمایا ہے کہ انسانوں کا وجود تک باقی نہیں رہے گا۔ ہڈی کیا اور بوٹی کیا سب باریک ذرات کی طرح ہو جائیں گے۔ اور پتنگوں کی مانند ہوا میں اڑتے پھریں گے۔ (تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ نمبر 515 تفسیر سورۃ القارعہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہاں Atomic Warfare کا ذکر ہے۔ خصوصاً رسول اللہؐ کے زمانے کے انسان کو اس قارعہ کا کوئی تصور بھی نہیں تھا۔ جس قارعہ کی طرف یہ سورۃ اشارہ کر رہی ہے۔ یعنی اس آخری قارعہ کی طرف۔ یہی وہ وقت ہو گا جب (-) بڑی بڑی طاقتور حکومتیں اور طاقت کے پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح ہو جائیں گے۔ دھنی ہوئی روئی میں کوئی طاقت نہیں ہوتی...... وہ جب بھی ہاتھ مارو. چھلانگ مار و بیٹھ جائے گی اسی وقت . اور پریشان ٹڈیوں کی طرح انسان ہو جائے گا۔ ساری دنیا کے انسان بکھیر دئے جائیں گے اس خوفناک اور ہولناک آواز کے ذریعے جس کو آواز کہا جا رہا ہے مراد ہے Atomic Bomb چنانچہ جیتے گا کون؟ (-) دنیا کے لحاظ سے جس کے وزن بھاری ہونگے...... جو زیادہ ہولناک تباہی کے ذرائع ایجاد کر سکیں گے ان کو جمع کر سکیں گے۔ دنیوی لحاظ سے تو وہ جیتیں گے۔ یعنی بالآخر ایک کو تو غلبہ نصیب ہو گا۔ وہ کون لوگ ہونگے؟ جو باہمی موازنے میں زیادہ وزنی ثابت ہونگے۔ (-) اس میں بھی وہی مضمون ہے۔ جس کا دوسرا پہلو بیان فرمایا جا رہا ہے۔ جن قوموں کے پاس دفاعی طاقتیں کم ہونگی۔ ان کا کیا حال ہو گا (-) ان کے مقدر میں تو پھر جلنا ہی ہے"۔ (ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 305)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نار حامیہ کا مطلب بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح نار حامیہ کے ایک یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ وہ آگ ان پر غضب کرنے والی ہو گی۔ نار خود اپنی ذات میں جلانے والی چیز ہے۔ لیکن نار کے ساتھ جب حامیہ کا لفظ ملا دیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ آگ اپنی انتہائی شدت کو پہنچ جائے گی۔ پس نار حامیہ کہہ کر اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ تم اسے معمولی آگ نہ سمجھو۔ وہ ایسی خطرناک ہو گی کہ یوں معلوم ہو گا وہ انتہائی غضب کی حالت میں لوگوں پر حملہ کر رہی ہے"۔ (تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ نمبر 521)

مجسم آگ

چنانچہ ایٹم بم کے دھماکے کے نتیجے میں جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس حرارت کا ذکر کرتے ہوئے جو ہیروشیما پر ایٹم بم گرائے جانے کے وقت پیدا ہوئی تھی محمد اسلم ڈوگر صاحب اپنی کتاب "مغربی میڈیا کا اسلامی بم" میں لکھتے ہیں:۔

"31,600 فٹ کی بلندی پر بٹن دبا دیا گیا (یہ بم جہاز کے ذریعے گرایا گیا تھا۔ ناقل)۔ بم زمین پر گرنے سے پہلے ہی ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا۔ بم کے پھٹتے ہی درجہ حرارت 180 ملین ڈگری سنٹی گریڈ تک پہنچ گیا۔ یہ سورج کے درجہ حرارت کا دس گنا تھا۔ مگر یہ درجہ حرارت مختصر وقفے کے لئے تھا۔ اگر یہ درجہ حرارت چند منٹوں کے لئے بھی برقرار رہتا تو ہیروشیما کی ہر شے بخارات کی صورت میں تحلیل ہو جاتی۔ مگر اس کے باوجود ایک میل کے دائرے میں پختہ عمارات کی بالائی چھتیں پگھل کر زمین بوس ہو گئیں۔ شدید حرارت کی وجہ سے ہلکی ہوا اوپر اٹھ گئی اس خلا کو پورا کرنے کے لئے چاروں طرف سے زوردار آندھی شروع ہو گئی جس کا رخ ایٹم بم کے نشانے کی طرف تھا۔ یہ خوفناک آندھی مسلسل چھ گھنٹے چلتی رہی...... اس آندھی کی وجہ سے آگ بھی لگی جو آناً فاناً شہر میں پھیل گئی۔ فلک بوس عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن گئیں"۔ (مغربی میڈیا کا اسلامی بم صفحہ نمبر 373)

پاکستان نے ضلع چاغی میں جو ایٹمی دھماکہ کیا اس کے مرکزی حصہ کا درجہ حرارت 10 کروڑ درجے سینٹی گریڈ کے لگ بھگ تھا...... سورج کے گرم ترین مرکزی حصے سے بھی کئی گنا زیادہ (کہوٹہ سے چاغی تک صفحہ 65) چنانچہ یہ "نار حامیہ" کا زندہ جاوید ثبوت ہے۔ جو مکمل طور پر ایٹم بم پر ہی چسپاں ہوتا ہے۔

قرآن کریم نے ایٹمی تباہی کا نقشہ بیان فرمادیا

ایٹم کی تباہ کاریاں

ایٹم بم کی تباہی کا اندازہ 6 اگست 1945ء کو ہیروشیما پر گرائے گئے ایٹم بم سے ہو سکتا ہے اس دھماکے سے شہر کی 70 ہزار کے قریب عمارات ملیامیٹ ہو گئیں۔ تقریباً اتنے ہی افراد موقع پر ہلاک ہو گئے اور مجموعی طور پر اس دن ایک لاکھ افراد موت کے منہ میں گئے۔ اس کے بعد اموات کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہوا جو برس ہا برس تک چلتا رہا۔ 1950ء تک مرنے والوں کی تعداد دو لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔ تابکاری اثرات سے اب بھی بچے جسمانی نقائص کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ (کوئٹہ سے چاغی تک صفحہ نمبر 165)

اس کے علاوہ جاپان کے دوسرے شہر ناگاساکی پر چند دن کے بعد دوسرا ایٹم بم پھینکا گیا جس سے 30 ہزار افراد مرے۔ تھوڑے مرنے کی وجہ اس شہر کی آبادی کا مختلف اونچی نیچی پہاڑیوں پر پھیلاؤ تھا جس کے باعث زیادہ تباہ کاری نہیں ہوئی۔ ناگاساکی پر پھینکا جانے والا بم پلوٹونیم بم تھا۔ (کوئٹہ سے چاغی تک صفحہ نمبر 165)

چنانچہ اس خطرناک تباہی کے نتیجے میں جاپانیوں کو اتحادیوں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے۔ ان دو ہتھیاروں نے جاپان جیسی بڑی طاقت کو جس کے پاس نوے لاکھ فوج تھی (بحوالہ تفسیر کبیر جلد 9 ص 516) اور جو ساری دنیا پر حکومت کرنے کے خواب دیکھ رہی تھی۔ اتحادیوں کے سامنے سر جھکانے پر مجبور کر دیا اور اس کے ساتھ ہی جنگ عظیم دوم ختم ہو گئی۔

ایٹمی اسلحہ کی دوڑ

امریکہ نے 16 جولائی 1945ء کو نیو میکسیکو کے صحرا میں ایٹم بم کا تجربہ کیا تھا۔ اور اسی سال اگلے مہینے 6 اگست 1945ء کو جاپان پر اسے پھینک کر ہولناک تباہی پھیلائی تھی۔ اب ساری دنیا پر جنگی لحاظ سے امریکہ کو برتری حاصل تھی۔ چنانچہ دوسری بڑی طاقتوں خصوصاً روس کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ اگر ہم نے ایٹم بم حاصل نہ کیا تو امریکہ ساری دنیا میں من مانی کرے گا۔ چنانچہ روس کے سائنسدانوں نے دن رات محنت کر کے 1949ء میں ایٹمی دھماکہ کر دیا۔ حقیقت میں اس وقت ایٹمی دوڑ شروع ہوئی۔ امریکہ کو روس کی اس کامیابی پر سخت دھچکا لگا چنانچہ اس نے ایٹمی توازن کو اپنے حق میں کرنے کے لئے برطانیہ کو ایٹمی ٹیکنالوجی حاصل کرنے میں مدد دی۔ 1952ء میں برطانیہ نے ایٹمی دھماکہ کر دیا۔ اس کے آٹھ سال بعد 1960ء میں فرانس اور 1964ء میں چین نے ایٹمی دھماکہ کیا۔

اس وقت بڑی طاقتوں کو فکر دامن گیر ہوئی کہ اگر یہ دوڑ اسی طرح جاری رہی تو دنیا تیسری عالمگیر جنگ کی صورت میں تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایٹمی ٹیکنالوجی والے ممالک پر یہ پابندی لگا دی کہ کسی غیر ایٹمی ملک کو ایٹمی ٹیکنالوجی مہیا نہیں کرنی۔ لیکن اس پابندی کے باوجود بھارت نے اپنے مخالف چین کے ہم پلہ ہونے کے لئے 1974ء میں ایٹمی دھماکہ کر دیا۔ اب پاکستان کو فکر دامن گیر ہوئی کہ ایٹم بم کے بغیر ہم بھارت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ پاکستانی سائنسدانوں نے دن رات محنت کر کے ایٹمی ٹیکنالوجی کا حصول کیا اور 1980ء کی دہائی میں اس نے ایٹم بم بنا لیا تھا۔ مئی 1999ء کو جب بھارت نے دوبارہ ایٹمی تجربات کئے تو اس مہینے 28 مئی 1999ء کو پاکستان نے بھی ضلع چاغی میں ایٹمی دھماکے کر کے ایٹمی ممالک کی فہرست میں اپنے آپ کو شامل کر لیا۔ چاغی میں جو ایٹمی دھماکے کئے گئے ان میں سے سب سے طاقتور دھماکہ 40 کلوٹن قوت کا تھا۔ کلوٹن کا مطلب ہے "ایک ہزار ٹن" یعنی دس لاکھ کلوگرام۔ اس لحاظ سے 40 کلوٹن 4 کروڑ کلوگرام بنتا ہے۔ ایٹم بم کا اپنا وزن چند سو کلوگرام سے زیادہ نہیں تھا۔ لیکن اگر اس کی جگہ روایتی یعنی بارود والا بم چلایا جاتا تو اس شدت کا دھماکہ کرنے کے لئے اس میں 4 کروڑ کلوگرام بارود استعمال کی جاتی اب تک امریکہ نے ایک ہزار ایٹمی تجربات کئے ہیں۔ (کوئٹہ سے چاغی تک صفحہ نمبر 20,59) کہا جاتا ہے کہ اسرائیل کے پاس اس وقت 100 کے قریب ایٹم بم موجود ہیں۔ بھارت کے پاس 70,60 کے لگ بھگ ہیں۔ اور پاکستان کے پاس 15 ایٹم بم ہیں۔

لیکن افسوس ان انسانیت کے دشمنوں پر کہ انہوں نے اسی پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ ایٹم بم سے بھی زیادہ مہلک۔ اور زیادہ خطرناک ہتھیار انہوں نے ایجاد کر لیا ہے۔ اس ہتھیار کا نام "ہائیڈروجن بم" ہے۔ امریکہ اور روس کے پاس 100 میگاٹن سے بھی زیادہ قوت کے ہائیڈروجن بم موجود ہیں۔ ان کی قوت ہیروشیما والے بم سے 5000 گنا زیادہ ہے۔ اور نائٹروجن بم کی تباہ کاری اس سے بھی زیادہ ہے۔ (مغربی میڈیا کا اسلامی بم صفحہ نمبر 382)

ایک میگاٹن قوت کا دھماکہ ایک ہزار کلوٹن یعنی ایک ارب کلوگرام بارود کے دھماکے کے برابر ہوتا ہے۔ (کوئٹہ سے چاغی تک ص 59)

لیکن امریکہ اور روس کے پاس تو سو سو میگاٹن کے ہائیڈروجن بم ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر مستقبل میں کوئی ایٹمی جنگ ہوئی تو دنیا کا کیا حشر ہوگا۔

"ایٹم بم کے مقابلے میں روسی سائنس دانوں نے ہائیڈروجن بم کی تیاری میں سبقت حاصل کر لی اور 21 اگست 1952ء کو ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کر کے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ امریکہ بھی اس معاملے میں پیچھے نہیں رہا۔ یکم نومبر 1952ء کو اس نے بھی ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کر دیا"۔ (جہان لوح و قلم از قمر اجنالوی صفحہ نمبر 429)

"24 اگست 1968ء کو فرانس نے ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کیا۔ برطانیہ نے ہائیڈروجن کی ٹیکنالوجی اختیار نہیں کی جبکہ چین اس میں بھی شامل ہو چکا ہے"۔

پہلی اور دوسری عالمگیر جنگوں کی طرح تیسری عالمگیر جنگ فضاؤں، سمندروں، میدانوں اور پہاڑوں پر نہیں لڑی جائے گی۔ بلکہ یہ صرف چند مخصوص کمروں میں بیٹھ کر لڑی جائے گی۔ صرف بٹن دبانے کے نتیجے میں پوری دنیا اس کی لرزہ خیز تباہ کاریوں سے ہل جائے گی اور بھیانک ترین ہولناکیاں آنکھ جھپکنے میں ہو جائیں گی۔

قرآن کریم کا بیان کردہ وحشت ناک نظارہ پہلے سے کہیں بڑھ کر شدت اور طاقت اور تباہ کاری میں دکھائی دے گا اور نار حامیہ کی پیشگوئی پہلے سے بڑھ کر شان سے پوری ہوگی۔

دوسری پیشگوئی

سورۃ الھمزۃ کی آیات 5 تا 10 کا ترجمہ از تفسیر صغیر یہ ہے

"ہرگز ایسا نہیں (جیسا کہ اس کا خیال ہے بلکہ) وہ یقیناً (اپنے مال سمیت) حطمہ میں پھینکا جائے گا۔ اور (اے مخاطب!) تجھے کیا معلوم ہے کہ یہ حطمہ کیا شے ہے؟ یہ (حطمہ) اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں کے اندر تک جا پہنچے گی۔ پھر وہ آگ سب طرف سے بند کر دی جائے گی تاکہ اس کی گرمی ان کو اور بھی زیادہ تکلیف دہ محسوس ہو۔ اور (وہ لوگ اس وقت) لمبے ستونوں کے ساتھ بندھے ہوئے ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس (سورۃ - ناقل) میں یہی بڑی بڑی قومیں جو آج دنیا پر مسلط ہیں وہی مذکور ہیں (-) وہ نار حامیہ - کیا چیز ہے؟ اب اس کی تشریح شروع ہو گئی ہے آگے سے۔ وہ ضرور حطمہ میں گرایا جائے گا۔ اب حطمہ کیا چیز ہے؟ حطمہ کی تمام لغات چھان کر جو میں نے تشریح دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ سورج کی شعاع جو گزر رہی ہوتی ہے اس میں جو ذرے ہوتے ہیں اس کو حطمہ کہتے ہیں۔ یا ایک چیز کو کوٹ کوٹ کر اتنا چھوٹا کر دیا جائے کہ اس سے چھوٹی ہو نہ سکے۔ اس کو حطمہ کہتے ہیں۔ تو (-) حطمہ میں گرایا جائے گا۔ اب بتاؤ حطمہ میں کیسے گرایا جا سکتا ہے سوائے اس کے کہ حطمہ کو "ایٹم" پڑھیں۔ چونکہ وہاں ایٹم لفظ تو عربی میں موجود نہیں تھا۔ مگر حطمہ۔ تھا۔ تو "ح" گر جایا کرتی ہے تو سیدھا سادھا ترجمہ یہ بنتا ہے کہ وہ ایٹم میں گرایا جائے گا۔ اور ایٹم میں واقعی جھونکا جاتا ہے۔ اگلی آیات اس کی تائید کر رہی ہیں (-) یہ تو سب عربوں کو پتہ تھا کہ کیا ہوتا ہے۔ جو سورج کی شعاع میں ذرے لٹکے ہوئے نظر آتے ہیں اس کو سارے عرب جانتے تھے۔ تبھی تو عربی گرامر نے اس کا ذکر کیا ہوا ہے۔ پھر خدا کیوں کہتا ہے کہ تجھے کیا پتہ کہ حطمہ کیا ہے؟ وہ ایٹم والا جو حطمہ ہے اس کی واقعی کسی انسان کو خبر نہ تھی (-) ان ذروں میں آگ بھری ہوئی ہے۔ اب ان چھوٹے چھوٹے ذروں میں آگ کیسے بھری ہوئی ہو سکتی ہے۔ وہ ایٹم میں آگ بھری ہوتی ہے اور کس طرح آگ بھری جاتی ہے اس کی تفصیل پوری قرآن کریم نے کھینچ دی ہے۔ اس سے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی (-) جو دلوں پر لپکے گی۔ یعنی وہ آگ ایسی ہے جو کہنا تو یہ چاہئے کہ جسم کو جھلسائے گی۔ مگر دلوں پر لپکے گی کا مطلب ہے اس آگ کی لپک سے دل پہلے مریں گے اور جسم بعد میں جھلسائے جائیں گے۔ اور بعینہٖ یہی چیز Atomic Explosion کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل میں نے اپنی اس کتاب میں سائنسدانوں کے حوالے سے بیان کی ہے کہ جب بھی Atomic Explosion ہوتا ہے وہ Radiation کی قسمیں جو پہلے زیادہ تیز رفتار ہیں X.Rays وغیرہ۔ وہ گرمی کی لہروں سے پہلے پہنچتی ہیں۔ وہ لہریں جو گرمی کا احساس یعنی جلن پیدا کرتی ہیں ان سے پہلے وہ لہریں پہنچتی ہیں جو دھماکہ پیدا کرتی ہیں اور دلوں کو ایک دم ماؤف. ختم کر دیتی ہیں۔ ان کی دھمک سے دل مارے جاتے ہیں۔ یہ ایسی صورت ہے جیسے ایک اچانک ڈرانے کے لئے آواز نکالی جاتی ہے۔ بعض دفعہ کمزور دل کا آدمی اس آواز سے مر جاتا ہے۔ وہ آواز اتنی خوفناک ہو گی یعنی دھماکہ اس کا اتنا خوفناک ہو گا کہ اس کے نتیجے میں کمزور دل تو کمزور دل ہر دل کمزور ہو گا اس کے مقابل پر (-) یقیناً وہ ان کے خلاف بند رکھی گئی ہے (-) ایسے ستونوں میں جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہوں۔ بتائیں۔ پہلے ذکر چل رہا تھا ذروں کا۔ پھر ستونوں میں وہ کونسی آگ ہوتی ہے جسے کھینچ کر لمبا کیا گیا ہے؟ سوائے اٹامک بم کے۔ کسی چیز پر یہ جو قرآن کریم کا نقشہ ہے اطلاق پا ہی نہیں سکتا..... ایٹم کے اندر جو بھی مواد ہے جب وہ پھٹنے پر آتا ہے۔ پہلے وہ جس طرح سوتلی کاتی ہوئی

باقی صفحہ 6 پر

مرتبہ: ابن رشید

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

پیغمبرانہ کام کی ضرورت ہے

عبدالقادر حسن لکھتے ہیں:

گزشتہ 53 برسوں میں ہم نے ایک کام بڑی باقاعدگی اور استقلال کے ساتھ کیا ہے اور وہ ہے اسلام کے نام کا ذکر۔ ہماری ہر بات اسلام سے شروع ہوتی ہے اور اسی پر ختم ہوتی ہے لیکن ہماری منافقت کی انتہا یہ ہے کہ ہم نے کبھی اس پر عمل نہیں کیا ہم کہتے ہیں کہ اسلام پوری زندگی کا نظام ہے زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس میں اسلام سے رہنمائی نہ ملتی ہو یہ پوری زندگی کا دین ہے' وہ زندگی جو مسجد بھی ہے بازار بھی دفتر بھی اور حکومت کا ایوان بھی ہے مگر مسجدوں میں بند قوم کے پہروں میں نماز ادا کرتے ہیں مسجدوں کو ہم نے فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ مسجد جو اسلام کا مرکز ہے اس میں ہم اگر کبھی کوئی بھلی بات کہتے بھی ہیں تو وہ صرف عبادات اور عذاب آخرت سے ڈرانے کی بات ہوتی ہے مسجد سے باہر کی زندگی کا اس میں شاذ و نادر ہی ذکر ہوتا ہے جبکہ اسلام معاملات کو درست رکھنے کی سب سے پہلے بات کرتا ہے بازار کی زندگی میں تو ہم دیانت کو قریب بھی نہیں پھٹکنے دیتے' کم تولتے ہیں' کم ناپتے ہیں اور وعدہ خلافی کرتے ہیں دھوکہ دہی بازاروں میں عام ہے اور اشیائے ضرورت کی قیمتوں کا کوئی معیار نہیں' ہماری بازاری زندگی کا اسلام سے تو کجا دنیا کے دوسرے عام ملکوں کی بازاری اخلاقیات سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے ہم کاروبار اور تجارت کے کسی اچھے معیار پر پورے نہیں اترتے' ملک کے اندر تو جو کرتے ہیں وہ ہم سب کو معلوم ہے ملک سے باہر اگر کچھ بھیجتے ہیں تو جو مال پہلے دکھاتے ہیں اس کے برعکس سپلائی کرتے ہیں دنیا پاکستانی برآمد کنندگان سے تنگ آ چکی ہے کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو کاروبار کرنا نہیں آتا لیکن جو آنا چاہئے تھا یعنی دیانت اور راست بازی وہ بھی نہیں آتی' کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ کئی ملکوں میں اسلام کی روشنی تاجر لے کر گئے تلوار سے نہیں تجارت سے اسلام پھیلا کیونکہ یہ تاجر اتنے ایماندار' اتنے نیک اور خدا ترس ہوتے تھے کہ لوگ ان کی اخلاقیات پہ رشک کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جس دین کو ماننے والے اتنے اچھے ہیں وہ دین کتنا عظیم ہوگا۔ چنانچہ مشرق بعید اور افریقہ کے کئی ممالک مسلمان تاجروں کی برکت اور نیکی سے مسلمان ہوئے ہمارے سرکاری و غیر سرکاری دفتروں کا یہ حال ہے کہ وہ رشوت ستانی کے اڈے بن گئے ہیں رشوت اور سفارش کے بغیر کوئی جائز کام بھی نہیں ہوتا جس کسی کو دفتر سے واسطہ پڑتا ہے وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا ہوا لوٹتا ہے۔ خدا ترسی اور خلق خدا سے مہربانی کا برتاؤ کسی کے دل میں نہیں ہے ہر سائل ایک اسامی ہے جس کی جیب سے کچھ نہ کچھ نکالنے کی فکر کی جاتی ہے۔ رہ گئے حکومت کے ایوان تو ان کا حال ساری دنیا کو معلوم ہے۔ ہمارے وزرائے اعظم تک پر کرپشن کے الزامات ہیں کسی ملک اور قوم کی اس سے بڑی توہین اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس کا سربراہ بددیانت ہو' اسلام میں حکمرانی کے جو آداب قاعدے اور ہدایات ہیں اور ان پر عمل کی جو مثالیں ہیں وہ اب صرف تاریخ کی کتابوں میں رہ گئی ہیں ہم کسی خلیفہ راشد کا انتظار کرتے ہیں جبکہ جو حکمران بھی آتا ہے وہ ایک برا اور خائن حکمران بن کر سامنے آتا ہے۔ اس کے نام کے ساتھ کسی نیک حکمران کا نام لینا بھی گناہ ہے۔ ہم نے اپنی عملی زندگیوں میں جس اسلام کو اختیار کر رکھا ہے کسی ایسے ہی اسلام کو تسلیم کرنے پر کفار مکہ ہر وقت تیار رہتے تھے اور یہ پیش کش کرتے تھے کہ اگر ہمیں آزادانہ کاروبار کی اجازت دے دو' سود وغیرہ جاری رہیں اور ہماری زندگی بندشوں سے آزاد ہو تو ہم آج ہی تمہارے دین کو قبول کرتے ہیں مگر پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ میں انہی برائیوں کو ختم کرنے کے لئے آیا ہوں' انسان کی پوری زندگی سے بدی کو ختم کرنا تو اسلام کا پہلا اور آخری مقصد ہے' مثلاً اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دے دیا ہے کہ زندگی و موت' رزق اور عزت و بے عزتی صرف میں ہی دے سکتا ہوں لیکن دل میں جھانک کر دیکھئے کیا ہم اللہ تعالیٰ کے اس اختیار پر یقین رکھتے ہیں۔ دلوں کا حال تو خدا ہی جانے ہماری عملی زندگی میں عزت و بے عزتی صاحب اقتدار دیتا ہے۔ رزق کا بندوبست صرف ہم خود کرتے ہیں رہ گئی زندگی و موت تو اس بارے میں ہم مجبور ہیں ورنہ ہم یہ اختیار بھی خود اپنے پاس رکھ لیتے۔

ہم نے یہ ملک اسلام کے نام پر لیا اور اسلام کے لئے حاصل کیا اور اسلام سے مراد اسلامی عدل و انصاف تھا۔ یہ عدل اور انصاف پوری کی پوری زندگی میں نافذ کرنا تھا مگر افسوس کہ ہم نے خدا سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہ کیا اور ظلم کے راستے پر چلتے رہے آج ہمیں اپنے اعمال کی بھرپور سزا مل رہی ہے۔ کیا آپ کو پتہ ہے کہ پاکستان اپنی آزادی و خود مختاری سے محروم ہو چکا ہے اور مکمل طور پر امریکہ کا غلام بن چکا ہے' ہماری مالی زندگی اس کے رحم و کرم پر ہے ہم اس کے پاس رہن پڑ چکے ہیں' آج کے زمانے میں آزادی و غلامی کے مفہوم بدل چکے ہیں' ملکوں پر ننگا قبضہ نہیں کیا جاتا ان کو اپنا تابع فرمان بنایا جاتا ہے جو ہم بن چکے ہیں۔ ہمارے حکمران جب اعلانیہ امریکہ کی اجازت اور مرضی سے حکمران بنتے ہوں تو پھر آزادی کہاں رہ گئی۔ ہم اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں اور کبھی کبھار حکمرانوں کا کوئی ساتھی بھی پکار اٹھتا ہے کہ بھائیو! آئی ایم ایف ہماری بہت بے عزتی کرتا ہے ملک کی دولت حکمران کھا گئے اور ملک کو قرضوں میں رہن رکھ دیا' ہماری عزت آزادی سب کچھ ختم ہو گیا' یوں تو ہم یو این او کے رکن ہیں اور ہمارا جھنڈا لہراتا ہے مگر کون نہیں جانتا کہ یہ سب فریب نظر ہے ان میں حقیقت کچھ نہیں ہے ہمیں ضرورت کسی سیاستدان کی نہیں کسی مصلح کی ہے جو ہمارے اندر کو بدل سکے دلوں کی تبدیلی ہماری واحد ضرورت ہے مگر کون ہے جو یہ پیغمبرانہ کام کرے گا۔

(روزنامہ جنگ 4 فروری 2001ء)

معاہدے کی آخری شق

ثروت جمال اصمعی کی فکر انگیز تحریر:۔

کیسی ہولناک بات ہے کہ صدر پاکستان نے جس دن رحمت خداوندی کو متوجہ کرنے کے لئے ملک بھر میں نماز استسقاء ادا کرنے کی اپیل کی تھی اس دن کے شروع ہوتے ہی کراچی سے پشاور تک پورا ملک زلزلے کے جھٹکوں سے لرز اٹھا۔ کیا یہ واقعہ اس بات کا کھلا اشارہ نہیں کہ ہمارے اعمال اللہ کی رحمت کے بجائے اس کے قہر و غضب کو دعوت دینے کا سبب بن گئے ہیں۔ جس کے علم اور حکم کے بغیر کسی درخت سے کوئی پتہ بھی ٹوٹ کر نہیں گرتا اور جس کا کوئی کام بے مقصد نہیں ہوتا۔ اس خدا نے انسانوں کے نام پر اپنے ابدی فرمان میں یہ کھلا اعلان کر رکھا ہے کہ "وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل کر دے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے برپا کر دے یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کر کے آپس میں ایک دوسرے کے تشدد کا مزہ چکھا دے۔" (65:6) حدیث نبوی ﷺ کے مطابق مادہ پرست لوگ تو اس قسم کے واقعات سے سبق لینے کی اسی طرح کوئی اہلیت نہیں رکھتے جس طرح ایک گدھا یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کے مالک نے اسے کیوں باندھا اور کیوں کھولا' لیکن اہل ایمان کے لئے جو جانتے ہیں کہ کائنات کا پورا نظام اللہ کے حکم سے چل رہا ہے' ایسے واقعات میں عبرت و نصیحت اور سوچ بچار کا بڑا سامان ہوتا ہے سورہ انعام کی مذکورہ بالا آیت کی روشنی میں غور کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ باہمی تشدد کا عذاب تو ہم پر ایک مدت سے مسلط ہے۔ ایک خدا' ایک رسول ﷺ اور ایک قرآن پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرنے والے یہاں برسوں سے ایک دوسرے کے گلے کاٹتے چلے آرہے ہیں۔ اسی کے نتیجے میں یہ ملک دولخت ہوا اور آج بھی یہ کھیل پوری درندگی کے ساتھ جاری ہے۔ اس کا تازہ ترین مظاہرہ چند روز پہلے کراچی میں ہوا جس میں تین علمائے کرام سمیت پانچ افراد سنگدل دہشت گردوں کی سفاکی کا نشانہ بن گئے۔ باہمی افتراق و انتشار ہو یا آسمانی و زمینی آفات' ہم نے دیکھا کہ قرآن کی رو سے یہ سب اللہ کے عذاب عام کی مختلف شکلیں ہیں اور عذاب عام کب آتا ہے' اس کی وضاحت نبی کریم ﷺ نے یوں کی ہے کہ "اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے جرائم پر عام لوگوں کو سزا نہیں دیتا جب تک کہ عام لوگوں کی یہ حالت نہ ہو جائے کہ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے برے کام ہوتے دیکھیں اور وہ ان کے خلاف ناراضگی کا اظہار کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود ایسا نہ کریں۔ جب لوگوں کا یہ حال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خاص و عام سب کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔" اس حدیث کی روشنی میں دیکھیں تو صاف نظر آتا ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے کو اللہ کے عذاب عام کا مستحق بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ ہمارا پورا معاشرہ "تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب" کی کیفیت میں مبتلا ہے۔ کل تک جو باتیں کھلی برائیاں شمار ہوتی تھیں' آج وہ کم و بیش ہم سب کی زندگی کا حصہ ہیں یا کم از کم ہم نے ان سے سمجھوتہ کر لیا ہے اور کوئی ان کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا۔ ہماری زندگیاں بالعموم جھوٹ اور منافقت پر استوار ہیں۔ معاشرے سے حلال و حرام کا امتیاز اٹھ گیا ہے' ہر طرح کی بدعنوانی عام ہے۔ سماجی مرتبے کا معیار کردار کے بجائے دولت بن گئی ہے خواہ وہ کسی بھی طرح حاصل کی گئی ہو۔ گھروں سے شرم و حیا کی قدریں رخصت ہو رہی ہیں۔ قرآن کے اس کھلے اعلان کے باوجود کہ "جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں فحاشی پھیلے وہ دنیا و آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔" (21:19) ہمارے ذرائع ابلاغ بالعموم دن رات عریانی و بے حیائی کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ بدعہدی اور خیانت ہمارے قومی مزاج کا لازمہ بن گئے ہیں۔ ہماری سیاست اصولوں سے عاری' ہماری تجارت دیانت سے خالی اور ہمارا عدالتی نظام قیام عدل میں ناکام ہے۔ ہمارے علماء و دانشور بالعموم تعصبات اور مصلحتوں کے اسیر ہیں۔ عوام کی درست سمت میں رہنمائی کرنے والا اب کوئی نہیں ملتا۔ بھلائیوں کا حکم دینا اور برائیوں کو ہاتھ سے یا زبان سے روکنا تو دور کی بات ہے' دل میں برا سمجھنے والے بھی اب کم ہوتے جارہے ہیں' جس کے بعد ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق انسان کے اندر رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان باقی نہیں رہ جاتا ہے۔ ہماری یہ حالت ہو جانے کے باوجود بھی اللہ نے ابھی ہمیں صرف جھنجھوڑا ہی ہے کیونکہ جمعہ کو آنے والے ساڑھے چھ درجے کی شدت کے زلزلے سے جتنا نقصان ہو سکتا تھا پورے ملک میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوا۔ کراچی کے نومنزلہ فلیٹ جن کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ پانچ درجے سے زیادہ کا زلزلہ برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں' ساڑھے چھ درجے کی شدت کے اس زلزلے کو آخر کیسے جھیل گئے جبکہ اسی زلزلے نے ہمارے پڑوس میں قیامت برپا کر دی۔ آبادیاں زمین کے نقشے سے مٹ گئیں اور مرنے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی۔ بیرونی ماہرین تک

باقی صفحہ 6 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارھی ھیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ھو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 33171 میں قدرت اللہ ولد بشارت الرحمٰن قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر تقریباً 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-10-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- ترکہ والد مرحوم ساڑھے تیرہ ایکڑ زمین جو کہ بے آباد بنجر ہے واقع بلوی شاہ کریم ضلع حیدرآباد مالیتی -/200000 روپے جس کے شرعی وارث والدہ صاحبہ اہلیہ صاحبہ چار بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں میں اپنے حصہ پر ادائیگی کروں گا اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد قدرت اللہ /5 محلہ باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 1 مجیب الرحمٰن 5/4 محلہ باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد 5/4 محلہ باب الابواب ربوہ-

☆☆☆☆

مسل نمبر 33172 میں نمود سحر بنت مجید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 565 رگ ب ضلع فیصل آباد حال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-9-200 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامتہ نمود سحر 8/17 دارالصدر شرقی نمبر ربوہ گواہ شد نمبر 1 مجید احمد والد محترم وصیت کنندہ گواہ شد نمبر 2 لئیق احمد بلال برادر وصیت کنندہ-

☆☆☆☆

مسل نمبر 33173 میں صباحت مجید بنت مجید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 565 /گ ب ضلع فیصل آباد حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-9-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامتہ صباحت مجید 8/17 دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مجید احمد والد وصیت کنندہ گواہ شد نمبر 2 لئیق احمد بلال برادر وصیت کنندہ-

☆☆☆☆

مسل نمبر 33174 میں نورین اکبر زوجہ منیر احمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 47/18 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 31-12-99 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زیورات طلائی 212 گرام مالیتی -/100064 روپے- اور حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے- کل جائیداد مالیتی -/120064 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامتہ نورین اکبر 47/18 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 صوبیدار راجہ محمد مرزا خان وصیت نمبر 28036 گواہ شد نمبر 2 راجہ منیر احمد خان وصیت نمبر 24443 خاوند موصیہ-

☆☆☆☆

مسل نمبر 33175 میں حافظ طارق احمد شہزاد ولد سلطان احمد شاہد قوم گجر (مانگر) پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 14 تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-12-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد حافظ طارق احمد شہزاد کوارٹر نمبر 14 تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر 27858 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام انجم زعیم حلقہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ-

☆☆☆☆

مسل نمبر 33176 میں امتہ الشکور عظمیٰ زوجہ عبدالصبور صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/52 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-11-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- کانٹے اور بالیاں مالیتی -/6000 روپے- حق مہر وصول شدہ -/15000 روپے- کل جائیداد مالیتی -/21000 روپے صرف- اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامتہ امتہ الشکور عظمیٰ 18/52 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالصبور خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید خسر وصیت کنندہ-

☆☆☆☆

مسل نمبر 33177 میں سلطان احمد عامر ولد سلطان محمود صاحب قوم پٹھان پیشہ مربی سلسلہ عمر 28 سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/43 فیکٹری ایریا ربوہ حال چک نمبر 312 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-11-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع ناصر آباد نمبر 2 عظیم پارک ربوہ مالیتی -/80000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/3188 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 4

درمیان میں سے موٹی دونوں طرف سے پتلی ہو جاتی ہے اس طرح جس طرح کھینچا جائے ایک چیز کو یا ستون کھینچے جائیں. ایسی شکل ہو جاتی ہے. ایٹم کے مادے کی- یعنی ان دھاتوں کی جن سے ایٹم بم بنانا مقصود ہو- اور جتنے سائنسی رسالے یا کتابیں ہیں. وہ جب اس کی تصویر اتارتے ہیں تو یہ جو نقشہ ہے. جو اپنی آنکھوں سے آپ دیکھ رہے ہیں بعینہ یہی تصویر..... تن کر لمبا ہو جاتا ہے اور بیچ کا حصہ اس کا موٹا اور کناروں کا پتلا اور پھر وہ پھٹ جاتا ہے- محفوظ رکھی گئی ہے. صاف پتہ چلتا ہے کہ اگر یہ ایٹم بم بناتے ہی پھٹ جائے تو کوئی بھی نہیں بچ سکتا"- (ترجمہ القرآن کلاس نمبر 305)

بقیہ صفحہ 5

اس صورتحال پر حیرت زدہ ہیں اور وائس آف امریکہ نے ـــ معجزہ قرار دیا ہے- اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس طرح اللہ نے ہمیں وارننگ دے کر ہماری تمام بداعمالیوں کے باوجود محض اپنے فضل و کرم سے سدھرنے اور سنبھلنے کا ایک موقع عطا فرمایا ہے جسے گنوانے کی صورت میں خدانخواستہ کوئی بڑی تباہی آسکتی ہے- لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ اس کھلے انتباہ کے باوجود اور ہولناک بربادی کو سر پر منڈلاتے دیکھ کر بھی ہمارے دلوں کی سختی میں کوئی کمی نہیں آئی اور ہم میں سے کوئی اپنے شب و روز کا محاسبہ کر کے اپنی اصلاح کی جانب مائل دکھائی نہیں دیتا- جمیل الدین عالی صاحب نے ایک بار کسی تقریب میں پاکستان کے حالات پر تبصرہ کیا تھا کہ ہر معاہدے کی آخری شق میں بدعہدی کرنے والے فریق کے لئے سزا تجویز کی جاتی ہے اور پاکستان بناتے وقت ہم نے اللہ کے ساتھ جو معاہدہ کیا تھا ہماری مسلسل بدعہدیوں کے سبب اب اللہ کی طرف سے اس معاہدے کی آخری شق پر عمل شروع ہو گیا ہے- اگر دل پتھر نہ ہو گئے ہوں تو فی الحقیقت یہ دلوں کو دہلا دینے والی بات ہے- اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نشانیوں سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

(روزنامہ جنگ لاہور 4 فروری 2001ء)

●●●●●●●●●●●●

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم مہر عبداللہ خان صاحب ساکن محلہ دارالفضل ربوہ حال اسلام آباد مورخہ 8-اپریل 2001 صبح دو بجے وفات پا گئے- آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا- 9-اپریل کو بعد نماز ظہر بیت مبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے دعا کروائی- مرحوم نے پاک فوج کے ساتھ 65ء اور 71ء کی جنگوں میں اگلے مورچوں میں حصہ لیا - اور کارکن تحریک جدید کی حیثیت سے بھی خدمت دین بجالاتے رہے- آپ ایک لمبا عرصہ سے بعارضہ فالج اور بعارضہ قلب بیمار تھے- پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں- جن میں سے دو بیٹیاں زیر تعلیم ہیں- موصوف کی بڑی بیٹی مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ کی اہلیہ اور دوسری بیٹی مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ بلغاریہ کی اہلیہ ہیں- آپ کے چھوٹے بیٹے مکرم میر ظفر اللہ خان مربی سلسلہ اسلام آباد ہیں- جبکہ بڑے بیٹے میر نصر اللہ خان صاحب جرمنی میں ہیں- احباب کرام سے موصوف کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

درخواست دعا

مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب (مرحوم) والدہ مکرم حنیف احمد صاحب محلہ نصیر آباد (حلقہ سلطان ربوہ) گزشتہ چند روز سے بوجہ بلڈ پریشر و دیگر عوارض کی وجہ سے سخت علیل ہیں- احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے-

مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ کے بھائی ندرت ریاض ولد ریاض احمد باجوہ جن کی عمر 20 سال ہے لاہور شیخ زید ہسپتال میں داخل ہیں- موصوف کی والدہ محترمہ جو میر پور خاص کی صدر لجنہ ہیں انہیں پہلے شوگر تھی اب ٹانگ پر ایک گرنکل آیا ہے جس کا زہر سارے جسم میں پھیل گیا- ایک ہفتہ کومے میں رہنے کے بعد ہوش میں آچکی ہیں- ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

مکرم ملک ہود احمد صاحب ایوب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے والد محترم ملک سعید احمد اشرف صاحب حال کینیڈا بعارضہ خرابی جگر ہسپتال میں داخل ہیں اگرچہ ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں- لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے- احباب کرام کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے-

سوئمنگ پول

امسال سوئمنگ پول کا افتتاح انشاء اللہ العزیز مورخہ 14-اپریل 2001ء بروز ہفتہ بوقت پانچ بجے سہ پہر ہوگا- تمام انصار- خدام اور اطفال سے بھرپور شرکت اور استفادہ کی درخواست ہے-

سانحہ ارتحال

مکرم قمر احمد محمود کارکن دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ کی والدہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالحی صاحب (مرحوم) مورخہ 24 مارچ 2001ء بروز ہفتہ اچانک بقضائے الٰہی وفات پا گئیں- مرحومہ کی عمر 67 سال تھی- آپ انتہائی مخلص- دعا گو صابر اور دیندار خاتون تھیں- آپ موصیہ تھیں آپ کا جنازہ بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی- بعد تدفین قبر تیار ہونے پر مکرم شمشاد احمد صاحب قمر (مربی سلسلہ) نے دعا کرائی- آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں- مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے درخواست دعا ہے-

بازیافتہ کلائی گھڑی

ایک عدد کلائی کی گھڑی کسی نے دفتر میں جمع کروائی ہے جن کی یہ گھڑی ہو دفتر سے رابطہ کریں- (صدر عمومی)

بقیہ صفحہ 6

گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد سلطان احمد عامر 5/43 فیکٹری ایریا ربوہ حال چک نمبر 312 کتوالی P/O خاص ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 1 رانا محمد حسین کوٹلی چوہر چک نمبر 117 ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 سلطان بشیر طاہر 5/43 فیکٹری ایریا ربوہ-

☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 2

- 12-00 p.m. تبرکات: حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر
- 12-55 p.m. لقاء مع العرب نمبر 234
- 1-55 p.m. اردو کلاس نمبر 136
- 2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
- 4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
- 4-40 p.m. آئینہ: حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پر لگائے جانے والے الزامات کا جواب
- 5-05 p.m. حضور کی مجلس سوال وجواب
- 6-05 p.m. بنگالی سروس-
- 7-15 p.m. ہومیوپیتھی کلاس- نمبر 11
- 8-25 p.m. چلڈرنز کارنر
- 8-55 p.m. جرمن سروس-
- 10-05 p.m. تلاوت
- 10-15 p.m. اردو کلاس نمبر 137
- 11-35 p.m. لقاء مع العرب- نمبر 235

☆☆☆☆☆☆

جمعہ 20/ اپریل 2001ء

- 12-35 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل
- 12-45 a.m. تبرکات-
- 1-35 a.m. کوئز: تاریخ احمدیت
- 2-10 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 11-
- 3-35 a.m. آئینہ
- 4-05 a.m. تلاوت- درس حدیث- خبریں-
- 4-40 a.m. چلڈرنز کارنر-
- 5-10 a.m. لقاء مع العرب نمبر 235
- 6-10 a.m. تبرکات
- 7-00 a.m. اردو کلاس نمبر 137
- 8-10 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل
- 8-15 a.m. آئینہ
- 8-45 a.m. ہومیوپیتھی کلاس- نمبر 11
- 10-05 a.m. تلاوت- درس حدیث- خبریں-
- 11-15 a.m. کوئز: تاریخ احمدیت
- 11-45 a.m. سرائیکی پروگرام-
- 12-45 p.m. لقاء مع العرب- نمبر 235
- 1-50 p.m. اردو کلاس نمبر 137
- 2-50 p.m. انڈونیشین سروس-
- 4-45 p.m. نظم- درود شریف
- 5-00 p.m خطبہ جمعہ- (لندن سے براہ راست)
- 6-00 p.m. سیرت صحابہ رسولؐ
- 7-00 p.m. دستاویزی پروگرام-
- 7-20 p.m. مجلس عرفان
- 8-20 p.m. خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
- 9-25 p.m. چلڈرنز کارنر-
- 9-55 p.m. جرمن سروس-
- 11-05 p.m. تلاوت-
- 11-10 p.m. اردو کلاس نمبر 138

☆☆☆☆☆☆

ہفتہ 21/ اپریل 2001ء

- 12-10 a.m. تقریر: محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب
- 12-55 a.m. دستاویزی پروگرام-
- 1-15 a.m. خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
- 2-00 a.m. آل پاکستان مشاعرہ
- 3-00 a.m. مجلس عرفان-
- 4-05 a.m. تلاوت- خبریں-
- 4-40 a.m. چلڈرنز کارنر-
- 5-10 a.m. خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
- 6-10 a.m. لقاء مع العرب نمبر 236
- 7-20 a.m. اردو کلاس نمبر 138
- 8-15 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے
- 8-50 a.m. مجلس عرفان
- 10-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
- 10-50a.m. چلڈرنز کلاس
- 11-20 a.m. ایم ٹی اے ماریشس
- 12-25 p.m. انٹرویو-
- 1-00 p.m. لقاء مع العرب نمبر 236
- 2-05 p.m. اردو کلاس نمبر 138
- 3-00 p.m. انڈونیشین سروس-
- 4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
- 4-35 p.m. کمپیوٹر سب کے لئے
- 5-10 p.m. جرمن ملاقات-
- 6-10 p.m. بنگالی سروس-
- 7-15 p.m. کوئز: انوار العلوم
- 8-00 p.m. چلڈرنز کلاس-
- 9-00 p.m. جرمن سروس-
- 10-05 p.m. تلاوت- درس حدیث-
- 10-20 p.m. اردو کلاس نمبر 139
- 11-35 p.m. لقاء مع العرب نمبر 237

☆☆☆☆☆☆

اتوار 22/ اپریل 2001ء

- 12-55 a.m. عربی پروگرام-
- 1-20 a.m. چلڈرنز کلاس-
- 2-25 a.m. واقفین نو پروگرام-
- 2-55 a.m. جرمن ملاقات-
- 4-05 a.m. تلاوت- خبریں-
- 4-50 a.m. کوئز: خطبات امام
- 5-05 a.m لقاء مع العرب نمبر 237
- 6-05a.m. ایم- ٹی- اے- ورائٹی-
- 6-55 a.m. اردو کلاس نمبر 139
- 7-55 a.m. سیرت النبیؐ
- 9-00 a.m. چلڈرنز کلاس-
- 10-05 a.m. تلاوت- خبریں-
- 11-05 a.m. کوئز: خطبات امام-
- 11-20 a.m. جرمن ملاقات-
- 12-20 p.m. چائنیز پروگرام-
- 12-45 p.m. لقاء مع العرب- نمبر 237
- 1-55 p.m. اردو کلاس نمبر 139
- 2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
- 4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
- 4-45 p.m چائنیز سیکھیے
- 5-15 p.m. یک لجنہ و ناصرات سے ملاقات
- 6-20 p.m. بنگالی سروس-
- 7-15 p.m. خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
- 7-50 p.m. طبی معاملات-
- 8-25 p.m. چلڈرنز کلاس نمبر 125
- 8-55 p.m. جرمن سروس-
- 10-05 p.m. تلاوت-
- 10-15 p.m. اردو کلاس نمبر 140
- 11-35 p.m. لقاء مع العرب نمبر 238

☆☆☆☆☆☆

خبریں

ربوہ: 10-اپریل گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 23 زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ 11-اپریل - غروب آفتاب: 6.37
☆ جمعرات 12-اپریل - طلوع فجر: 4.16
☆ جمعرات 12-اپریل - طلوع آفتاب: 5.41

دیوانی قوانین ناکام سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا ہے کہ قرضوں کی وصولیوں کے لئے بنائے گئے دیوانی قوانین ناکام ہو چکے تھے شائد اس لئے نیب آرڈیننس کی ضرورت پیش آئی ہم مقدمات کا فیصلہ خلاء میں نہیں کریں گے جن لوگوں نے کروڑوں کے قرضے لے کر جائیدادیں دوسروں کے نام پر بنائی یا پیسہ بیرون ملک منتقل کر دیا ان سے وصولیوں کا کوئی طریقہ تو ہونا چاہئے یہ ملک ہم سب کا ہے ہر کوئی چاہے گا کہ وصولیاں ہوں اور ملکی معیشت سنبھلے' سپریم کورٹ کے جسٹس نے یہ ریمارکس اس وقت دیئے جب چوہدری اعتزاز احسن بینک قرضوں کی وصولیوں کے دیوانی فیصلے کی مخالفت کر رہے تھے۔

سندھ کو پانی کی فراہمی چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے پنجاب کی رضامندی کے بعد دریائے سندھ سے اسے پانی کی فراہمی میں پانچ ہزار کیوسک کی کمی اور یہ پانی صوبہ سندھ کو فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بات کا اعلان ایک پریس ریلیز میں کیا گیا۔ جس کے مطابق ملک بھر میں جاری خشک سالی اور سندھ میں کپاس کی فصل کے پیش نظر پانی کے بحران سے پیدا صورتحال پر تفصیلی غور اور صوبوں کے ساتھ مشاورت کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے۔

بعض دفعات سخت اور غیر منصفانہ ہیں چیف جسٹس آف پاکستان نے اپنی آبزرویشن میں کہا ہے کہ بادی النظر میں ملزم کا 90 روز کے ریمانڈ کا قانون انتہائی سخت ہے۔ نیشنل احتساب بیورو (نیب) آرڈیننس کی دفعات کو چیلنج کرنے والی 16-ایک جیسی درخواستوں پر اپنی آبزرویشن میں انہوں نے کہا کہ فیڈریشن کے دلائل کی روشنی میں بظاہر یہی بات سامنے آئی ہے کہ یہ قانون انتہائی سخت ہے۔

تعلقات تباہ ہونے کا امکان امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے چین کو پھر خبردار کیا ہے کہ جاسوس طیارے کے عملے کی رہائی میں تاخیر سے چین امریکہ تعلقات تباہ ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر گزرنے والے دن کے ساتھ چین سے ہمارے تعلقات کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ہم اس مسئلہ کو فوری حل کرنا چاہتے ہیں۔ امریکی صدر نے یہ بات ایسے موقع پر کہی جب ان کی کابینہ کے تمام ارکان بھی وہاں موجود تھے۔ چینی حکومت سے اجازت ملنے کے بعد رات کو امریکی سفارتکاروں کے وفد نے جاسوسی طیارے کے عملے سے ملاقات کی ہے۔ عملے سے امریکی وفد کی یہ چوتھی ملاقات تھی۔ تمام تر سفارتی کوششوں کے باوجود دونوں ملک اپنے اپنے موقف پر اڑے ہوئے ہیں۔

لانگ مارچ پر پولیس کا لاٹھی چارج عوامی تحریک کے جنرل سیکرٹری نے گورنر ہاؤس کے سامنے مظاہرین پر لاٹھی چارج' آنسو گیس کے استعمال کرنے عہدیداروں اور کارکنوں کی گرفتاریوں کے خلاف مظاہروں اور بھوک ہڑتال کی اپیل کی ہے۔ وہ گورنر ہاؤس کے قریب کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

پاکستان پر بھی پابندیاں! روس نے طالبان حکومت کی حمایت پر سلامتی کونسل کے ذریعے پاکستان پر بھی پابندیاں لگوانے کی بھی مہم شروع کر دی۔ روس نے یہ کام ایسے موقع پر شروع کیا ہے جب سلامتی کونسل طالبان پر پابندیوں کے اثرات کا جائزہ لینے والی ہے۔ روس اور فرانس نے ایسے ثبوت جمع کئے ہیں جن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پاکستان شمالی اتحاد کے خلاف لڑائی میں طالبان حکومت کی براہ راست مدد کر رہا ہے۔

مذاکرات میں پاکستان کی شرکت مقبوضہ کشمیر میں مصروف جہاد پندرہ عسکری تنظیموں پر مشتمل متحدہ جہاد کونسل نے بھارت کی مجاہدین سے مذاکرات کی پیشکش کو مسترد کرتے ہوئے غیر حقیقت پسندانہ اور بدنیتی پر مبنی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ بھارت مسئلہ کشمیر کو مزید طول دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔

جعلسازی کا دروازہ بند ہونے والا ہے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ آئندہ جعلی شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کا حصول ممکن نہیں رہے گا نہ جعلی ووٹ بھگتائے جا سکیں گے پاکستان میں جعلسازی کا دروازہ عنقریب بند ہونے والا ہے۔ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ اور مشینوں کے ذریعے شناخت اور پڑھے جانے والے پاسپورٹ جاری ہونے کے بعد غیر ملکیوں کے لئے پاکستانی پاسپورٹ کی نقل بنانا ممکن نہیں ہوگا۔ اس طرح غیر قانونی طور پر غیر ملکیوں کی ملک میں فضائی' بحری اور زمینی راستے سے بھی آمد و رفت کی بھی روک تھام ہو سکے گی۔

امریکہ چین سے معافی نہیں مانگے گا چین اور امریکہ کے مابین طیاروں کے ٹکراؤ سے پیدا ہونے والا بحران جاری ہے اور چین دس روز سے امریکی معافی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ بی بی سی کے مطابق امریکی نائب صدر نے کہا ہے کہ فضائی حادثہ پر امریکہ چین سے معافی نہیں مانگے گا۔ دریں اثناء وائٹ ہاؤس نے بھی خبردار کیا ہے کہ تنازعہ جاری رہنے سے امریکہ اور چین کے مستقبل کے تعلقات پر گہرا اثر پڑے گا۔

مقبوضہ کشمیر میں متعدد فوجی ہلاک
مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے بھارتی فوجی چوکی اور پولیس چوکی راکٹوں سے تباہ کر دی دو افسروں سمیت 21 بھارتی فوجی ہلاک 3 مجاہدین شہید ہو گئے۔ اننت ناگ کے علاقے میں مجاہدین نے مشترکہ کارروائی کے دوران علاقے میں کریک ڈاؤن میں مصروف بھارتی فوج کی ایک پارٹی پر اچانک حملہ کر کے 4 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

جنوبی کوریا سے جاپانی سفیر کی واپسی جنوبی کوریا نے جاپان میں تعینات اپنے سفیر کو واپس بلا لیا ہے۔ یہ اقدام سیول کی متنازع نصابی کتب کی منظوری کے جاپانی فیصلے پر احتجاجاً کیا گیا ہے۔

داخلہ برائے طالبات

نصرت جہاں اکیڈمی سیکنڈری گرلز سیکشن میں کلاس 6Th اور کلاس 8Th میں داخلہ کے لئے محدود نشستوں کی گنجائش ہے۔ داخلہ ٹیسٹ برائے کلاس 6Th اور کلاس 8Th مورخہ 14-اپریل اور 15-اپریل 2001ء کو ہوگا مورخہ 14-اپریل کو Maths اور Science کا ٹیسٹ ہوگا مورخہ 15-اپریل کو English کا ٹیسٹ ہوگا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10-کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212508 رہائش 212601

اکسیر پائیوریا
مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا - دانتوں کا ہلنا دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا - منہ سے بدبو آنا کے لئے بہت مفید ہے۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے' ہومیو ڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

جدید ماڈل کمبائن ہارویسٹرز
S-1550-T-C-54 (اب ربوہ میں)
گندم مونجی کی اعلیٰ اور معیاری کٹائی کے لئے رابطہ کریں۔
چوہدری آصف ادریس - چوہدری واصف نفیس
شہاب رائس ملز ربوہ
04524-212464-214465-320-4465163

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
(گلی کے اندر) 211158

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل - کریم آباد چورنگی - کراچی فون نمبر 6325511 - 6330334
پروپرائٹر: - میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

CPL
61